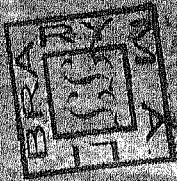


V1636's

Title - Deewan Uska Khiraji Meri Dast
Creator - Khiraji Meri Dast
Publisher - Munshi Nawad Kishore (Lucknow)
Date - Not Available
Pages - 80
Subjects - Uska Shajari - Dastaveen

الشُّعْرَاءُ لَا يَمِيزُونَ الرَّجُلَيْنِ

تَرْفِيقَهُمَا لَئِنْ أَيْدِيَهُمْ لَمْ تَنْصُرْ لَفُتَا مِنْ بَيْنِ كَلَامٍ بَلَّغْتَ لَهَا كَمُغْنِيَةً
نَهْرُ السَّهْمَانِ مَعْرِضُ الْغَمَامِ مَعْدُنُ الْغَمَامِ طَلْقَتْ مِنْ وَجْهِهِ نَسْرُ دَعْوَى



وَيُؤَانِسُ خَوَاصِرَ دُرُودِ



مَعْرِضُ الْغَمَامِ مَعْدُنُ الْغَمَامِ طَلْقَتْ مِنْ وَجْهِهِ نَسْرُ دَعْوَى
نَهْرُ السَّهْمَانِ مَعْرِضُ الْغَمَامِ مَعْدُنُ الْغَمَامِ طَلْقَتْ مِنْ وَجْهِهِ نَسْرُ دَعْوَى

طَبِيعُ نَشْتِ الْكُشُوكِ كَا بَرِ مَرِينِ بَا بَرِ مَرِينِ بَا بَرِ مَرِينِ

التماس اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ حاصل دار فروغ کے لیے موجود
 فہرست ہر شائق کو چھاپہ خانے سے مل سکتی ہے جس کے معاوضہ سے شائقان اصلی حالات کو
 معلوم کر سکتے ہیں نہایت بھی ارزان یہ اس کتاب کی پینل بیچ کے تین سو ساڑھے تین روپے
 دو این اردو کتب کلیات و دو این فارسی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے
 کی اور بھی کتب موجودہ کارخانے سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کلیات و دو این اردو

کلیات انشاء اللہ خان - بیچہ طبع شد
 نامی میر انشاء اللہ خان

کلیات نساخ - عمدہ کلیات مبین نادر
 ۲۰۰ رسائل شامل ہیں۔

۱۔ شاہد عشرت - ۲۔ سخن شعرا - ۳۔

اشعار نساخ - ۴۔ بحر عذوب و دل

۵۔ دفتر بیکمال - ۶۔ سخن تواریخ - ۷۔

چشمہ فیض - ۸۔ قند پارسی - ۹۔ زبان

ریختہ - ۱۰۔ قطعہ منتخب - از جلوہ گن

طبع و قادی مولوی عبدالغفور خان بہادر

کلیات نظیر اکبر آبادی -

کلیات تراب مجموعہ مبین چند کتابیں

دیوان ۲۔ مثنوی عاشق صنم ۳۔ نظم دیوان ۴۔

شجرہ قادریہ -

کلیات نساخ - طبع دار فروغ نامی
 ناسخ معاصر آتش لکھنؤ -

کلیات تسلیم - جس کا نام تاریخی تھا
 نتیجہ خوش فکری کو بان اور بلند خ

امیر اللہ تسلیم شاہ گردیشیم دہلوی

کلیات میر تقی استاد

کا کلام -

کلیات ظفر کلام الملک

چار جلدیں - جلد اول و دوم یکجا

جلد سوم و چہارم یکجا -

کلیات مومن خان حیدر آباد

بہارستان سخن - اسیر

کلام ہے بحر و ہم رویت و ہم قیام

مشق نامہ بخش نساخ و خواجہ حیدر علی

ممدی حیدر خان آباد پڑی معرکہ کا مجموعہ

استاد نے زور طبیعت دکھایا ہے

عَوْنِ صَنَاعِ مَكِينِ وَ مَكَانِ فَضْلِ خَلَاتِ مَعِينِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِطَبْعِ نِيشِي نوَكُشُو وَ كَامِ مِشَرِ تَهْمَانِ شِ مِشَرِ كُتُبِ اَلْاَحْمَدِيَّةِ طَبْعِ

سب سے بڑا غم ہے کہ جس نے اپنے دل کو اپنے دماغ کا آئینہ بنا لیا ہے
 وہ اپنے دل کی ہر بات کو اپنے دماغ میں لکھ دیتا ہے
 اور تو یہ کہ جس نے اپنے دل کو اپنے دماغ کا آئینہ بنا لیا ہے
 وہ اپنے دل کی ہر بات کو اپنے دماغ میں لکھ دیتا ہے
 اور تو یہ کہ جس نے اپنے دل کو اپنے دماغ کا آئینہ بنا لیا ہے
 وہ اپنے دل کی ہر بات کو اپنے دماغ میں لکھ دیتا ہے

اگرچہ وہ غور شدہ روایتیں مروجہ سامنے سوچیں تو کوئی دم دیکھ سکا اور فلک ذکر و قیاس اس سے جو دفعت نہ مثل شہر تہک چشم ہستی بے بود رہے	تو بھی متیر نہیں مجھ سے کے نظر دیکھتا اور تو یان کچھ نضا ایک مگر دیکھتا کہنے ہو کس کو یہ تم ملک تو ادھر گیا کو کچھ نہ سکتا اسے ملک بھی جہد دیکھتا
نالہ دل کا اثر دیکھ دو رو جس جی میں نہ رہ جائے یہ آوی بھی کو کھینا	
اکبر پر مہر اس آفتاب نہ از کرتا کب لے کسی کا ہم غم و کس کھٹکے ادھر آفتاب نہ آوی کچھ دلی بات نہ تو اپنا ہاتھوں آپ ہی پڑتا ہو فقرہ میں	ہر ہے کھینا سے دل کا گہرا کرتا ہوا اپنے دل سے لازم ہون فخر ساز کرتا ہر کے ہون کسین بیت آفتاب راز کرتا ہوا تیار نادان ملک امتیاز کرتا
ہم جانتے نہیں ہیں او دور کیا ہو کھینا جہد ہے وہ ابرو او دھر نماز کرتا	
مثل کسین جو ہم سے ہوا کام رہ گیا یارب بیل ہے یا کوئی مہمان سرا ہے ساتھی مرے بھائی کی طرف ملک نگاہ	ہم رو سیاہ جاتے رہے نام رہ گیا غم رہ گیا کبھی کبھو آرام رہ گیا اب تشنہ تیری بزم میں یہ جات رہ گیا

درویش ایک بیک بی بی کا نام تھا
 کام بان جس نے جو کہ کھانا
 جب تک ہوا اسے آپ کام آیا

افسوس ہے کہ ہر کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں

بے طرح کچھ اوجھ گیا تھا دل	بیو خانے نے تیری سسلیا یا
آنسو کب تک کوئی ہے جاوے	اس محبت نے جی بہت کرایا
دشمنی نے سنا ہو دے گا	جو ہمیں دوستی نے دکھلایا

ہم نہ کہتے تھے منہ نہ چپڑھ اوسے
درو کچھ عشق کا مسزہ پایا

اگر یوں ہی یہ دل سنا تار ہیگا	تو اک دن مرا جی ہی جاتا رہیگا
میں جاتا ہوں دلوں تری پاس چوہا	سری یاد بھگو دلاتا رہے گا
گلی سے تری دلوں تو چلا ہوں	میں پہونچا جب تک یہ آتا رہیگا
جفا سے غرض سخاں وفا ہے	تو کہ کب تلک آتا رہیگا
قفس میں کوئی تم سے اوہ صغیر	خبر گل کی ہکو سنا تار ہیگا

خفا ہو کے اسے درو مر تو چلا تو
کہاں تک غم اپنا چھپاتا رہیگا

بی میں ہے ہیر عدم کیجیے گا	ایک بیک خلق سو رم کیجیے گا
سورہ قہر تو یان ہم ہی ہیں	اور کس پر یہ کرم کیجیے گا
سخت بیباک ہے یہ غار شوق	ہنے ہاتھوں کو قلم کیجیے گا

اور جب آویں گی بی میں ہوں
 رات کے ایک دو قدم کیجیے گا
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں

ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں ہر کسب و کار میں

[illegible]

[illegible]

جس نے یہ سنا تو میری جان بچا کر لے گیا
 جس نے یہ سنا تو میری جان بچا کر لے گیا
 جس نے یہ سنا تو میری جان بچا کر لے گیا
 جس نے یہ سنا تو میری جان بچا کر لے گیا

<p>اپنا ہر کسین غنیمت دل سے ملا تھا کتنی مخلص ہوئی نا اسی سدی جو اس طرح غیبتوں سے ملتا پھر رہا کسا میں مرا حال تم تک بھی پہنچا ہر اسی تری کچھ نہیں بات کیا ہے تم اگر جو پہلے ہی مجھ سے ملے تھے</p>	<p>کل و سکا گریبان دست قضا تھا یہ کیا ہو گیا اور مرے دہلیز کیا تھا کبھی تو ہمارا بھی وہ آشنا تھا کسا تب اچھا سا کچھ میں سنا تھا مراد دل ہی میرے حق میں بڑا تھا نگاہوں میں جاوے سا کچھ کر دیا تھا</p>
---	---

بلا میں جو کچھ اوسکے ملنے سے دیکھیں
 نہ ملنے تو اسے در و اس سے بھلا تھا

<p>اپنا تو نہیں یار میں کچھ یار ہوں تیرا کر کے پیہر ہے نہ کر بھائی تری بلا سے تو چاہو چاہے مجھے کچھ کام نہیں ہے تو ہو کجاں مجھ کو بھی ہونا وہیں لازم ہر شے سے جی رہی تری حسن کا شہرا میری بھی طرف تو کبھی اجاگر ہوئے اسی دور مجھے کچھ نہیں یاد اور تو آزار</p>	<p>تو جسکی طرف ہو کر طرف دار ہوں تیرا اپنا تو نہیں غم مجھے غمخوار ہوں تیرا آزاد ہوں اس سے بھی گرفتار ہوں تیرا تو کل ہو میری جان تو میں خار ہوں تیرا میں کچھ نہیں پر گرمی بازار ہوں تیرا بوڑھیا کی طرح میں بھی خریدار ہوں تیرا اوس چشم سے کہہ دینا کہ سجا ہوں تیرا</p>
--	---

یہ سنا تو میری جان بچا کر لے گیا
 جس نے یہ سنا تو میری جان بچا کر لے گیا
 جس نے یہ سنا تو میری جان بچا کر لے گیا
 جس نے یہ سنا تو میری جان بچا کر لے گیا

۹

دوسری اتنا فانی ہے کہ تیرے ہی جی کا
 مرنے کو تو دم بھلا کر دے گا
 قصور اس کا تو ہے سب کا تو ہے سب کا
 میں اپنا حال کہ سارا جو ہے وہاں
 کسا میں کسکابا تو تو کو کچھ یاد
 میری تعریف کی تو تو کو کچھ یاد
 لکھنے سے نہ تھکتا وہ اپنا آشنا تھا

جس نے یہ سنا تو میری جان بچا کر لے گیا
 جس نے یہ سنا تو میری جان بچا کر لے گیا
 جس نے یہ سنا تو میری جان بچا کر لے گیا
 جس نے یہ سنا تو میری جان بچا کر لے گیا

در دہم کی دہات دن بڑا
 نالہزار تو شش ہین آتا
 ہر روز کی طرح ہری نخل اور دین یوں
 کسین دیکھو ہر روز دین کا
 ہر روز کی طرح ہری نخل اور دین یوں
 کسین دیکھو ہر روز دین کا

میری ہیر کو نکالتی تے دے کہتا ہے	محل مجھے بھی حال سنا کر ہو نہیں سکتا
کے کیا فائدہ ناچر کو تقلید اچھوئی	کہ جم جائیسے کچھ اولاد تو گھر ہو نہیں سکتا
ہنہیں چلتا ہر کچھ اپنا ویر غشوتے آگے	ہمارے دلہ کوئی اور تو ڈر ہو نہیں سکتا
کرا میں یوں تو مل جائے اکثر بعد رت کے	اگر چاہو تو یہ کیا تمسے اکثر ہو نہیں سکتا
لگا کہنے سچے سب کو تاک تو کہ جلد آنا	ہر روز گھر آئے جانی میں مرا گھر ہو نہیں سکتا

بچوں کس طرح میں ہر روز او کی تیج آتا	کبھی کے سامنے آ کوئی جا کر ہو نہیں سکتا
--------------------------------------	---

جتنکے دے شیشے میں ہنگامیاز کا	ہر سے پری بھی تھیں آئیں سناز کا
جسکی جناب کے یہ سبھی ناز میں نیاز	و امن ہے ہاتھ میں کراؤں کے نیاز کا
ہر کو مٹی اجل کی طرف ہی در نہ میں	اک عمر سے اسیر ہوں زلفیہ و دراز کا

ای دور اس جہان میں آ کر صدمہ عیب	بے پردہ ہووے جس کو پردہ ہر ساز کا
----------------------------------	-----------------------------------

گل و گلزار خوش نہیں آتا	باغ بے بار خوش نہیں آتا
اے جنوں جیب میں ترے ہاتھوں	ایک بھی تار خوش نہیں آتا
کیا جفا کے سوا تجھے کچھ اور	اے ستم کار خوش نہیں آتا

۱۰
 اسے کوئی نالہ یہ وقت تھا کہ
 چون شمع تھیں جھڑنے نظر میں تھا کہ کچھ
 کو داندہ وار جی ہی جاتا رہا کہ
 وہ بھی نہ دیکر ملا کر گے
 عاشق پوچھ رہا کہ
 اچھا کبھی حسد آ کر گے
 دیا بھی جی دھنک نہیں رہا کہ
 سر پہنک رہی تھی وہ بھی
 اہل ناز آ کر گے
 میرا بچہ تو کسوں نے سنا تھا
 اے چوہن سہا سہجے ناز یاد تھا
 اے چوہن سہا سہجے ناز یاد تھا
 اے چوہن سہا سہجے ناز یاد تھا

حال
 اے چوہن سہا سہجے ناز یاد تھا
 اے چوہن سہا سہجے ناز یاد تھا
 اے چوہن سہا سہجے ناز یاد تھا
 اے چوہن سہا سہجے ناز یاد تھا

<p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p> <p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p>	<p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p> <p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p>
<p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p> <p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p>	<p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p> <p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p>
<p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p> <p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p>	<p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p> <p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p>
<p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p> <p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p>	<p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p> <p>ایضا</p> <p>کے ہر لمحہ میں تیرے چہرے کی تصویر تیار ہوتی ہے</p>

ایسے غیر تو اس کے فاضل نہ بنیں
 چونکہ شعلہ یان سوزندہ چلن
 سوختن چھپا ہوا کہ سوزن
 سوختن چھپا ہوا کہ سوزن
 سوختن چھپا ہوا کہ سوزن
 سوختن چھپا ہوا کہ سوزن

روایت الراء
 کیونکہ میں نے اس کو سوزن
 کیونکہ میں نے اس کو سوزن
 کیونکہ میں نے اس کو سوزن
 کیونکہ میں نے اس کو سوزن

میرے گناہ آتے ہیں کوئی شمار میں اسے دروین نے جی نہیں کیا تھا ستار آتے	
زہرا اگر نہیں کی تو کسے کسو سے بعت زلف بتان ہو کناہی وقت و بکری گو کہ چرخ گھمچے جلن اپنی شمع کو کسو سے	میر معان کہان کر دست بدو بعت اس سلسلہ میں کی ہو دل ز کسو سے بعت کوئی زندہ دل کری ہو اس دھو بعت
روایت ایچیم فارسی	
آئے کم کسو سے در دنیا سیکنج آئینہ کی طرح فاضل کھول جھانی کو کوار سیر باغ و بوستان تو ہو میسر ہر طہری جو نہ ہن مرگ میں سو ہے پوچھا جاگا عقدہ دل کھول مثل قطرہ نادان تکیا بیچ و قابالتا جو ہریان سے دل صد جاگا	اور ہی ہستی ہو اپنی دیکے یا سیکنج دیکھ تو ہو کون باری تیری کا شائیکنج آئیے گاہے فقیر و شکیلی ہویرائیکنج کون جانے آہ کی لذت ہو مر جائیکنج جو کہ غلطان ہوگا آب در دا سیکنج زلف و بھی ہو کسو کی ظاہر شائیکنج
بخت خواب کو دے میرے سلا یا اس کو دور ورنہ پھر حکما تھا ہی افسون میں نہ فانی کنج	
مگر کو جب چلے ہمارا بھن سکے کنج	کچھ آپ ہی آپ سوچ وہ رہتا ہر شیکنج

۱۳
 کیونکہ میں نے اس کو سوزن
 کیونکہ میں نے اس کو سوزن
 کیونکہ میں نے اس کو سوزن
 کیونکہ میں نے اس کو سوزن

ایسے غیر تو اس کے فاضل نہ بنیں
 چونکہ شعلہ یان سوزندہ چلن
 سوختن چھپا ہوا کہ سوزن
 سوختن چھپا ہوا کہ سوزن
 سوختن چھپا ہوا کہ سوزن
 سوختن چھپا ہوا کہ سوزن

ہر کس کو جو اپنے دل سے کسی کو محبت کرے
 وہ اس کو اپنے دل سے محبت کرے
 ہر کس کو جو اپنے دل سے کسی کو نفرت کرے
 وہ اس کو اپنے دل سے نفرت کرے
 ہر کس کو جو اپنے دل سے کسی کو غم کرے
 وہ اس کو اپنے دل سے غم کرے
 ہر کس کو جو اپنے دل سے کسی کو شادی کرے
 وہ اس کو اپنے دل سے شادی کرے

صیاد اب ہائی ہو کیا جھم سیر کو ہر قدر سیکھنی ہوئی عالم میں یا انہیں	پھر کس کو زندگی کی توقع ہو تاکہ ہر صورت شیشہ شیشے کے سنگ مرزا تک
راہ عدم میں دروین اتنا ہوں تیرا پہونچا صبا کا ہاتھ نہ میرے غبار تک	

ولہ

پھر تار مین سے کس عمر جو نفلک چوٹھا ہوں دروین سے اور دیکھ جاوے	بخت سیاہ پر نہ پھر سے میرے ہاتھ تک لکھی نہیں ہوتی سے ہلکے مری ہلکے
---	---

الضما

مہین میرے تین کس کا پاک گرد تو ہو گئے ترے عاشق	اب گریبان ہو ہاتھ ہوا اور چاک کیا ستم ہو زیادہ اس سے خاک
---	---

رویت اللام

کچھ گل ہی باغ میں نہیں تنہا شکستہ دل ہاتھ تو نے مجھ سے ہیں بیکہ بچ	ہر غنیمت دیکھتا ہوں تو ہر شاکستہ دل ساغ شکستہ خاطر کو بیٹھا شکستہ دل
شادی کی اور غم کی ہو دنیا میں ایک شکل یارب درست گو نہ ہوں تیرے عہد پر	گل کو شکستہ دل کہو تم یا شکستہ دل بندہ سے پر نہو کبھی بن شکستہ دل

ہر کس کو جو اپنے دل سے کسی کو محبت کرے
 وہ اس کو اپنے دل سے محبت کرے
 ہر کس کو جو اپنے دل سے کسی کو نفرت کرے
 وہ اس کو اپنے دل سے نفرت کرے
 ہر کس کو جو اپنے دل سے کسی کو غم کرے
 وہ اس کو اپنے دل سے غم کرے
 ہر کس کو جو اپنے دل سے کسی کو شادی کرے
 وہ اس کو اپنے دل سے شادی کرے

۱۶

ہر کس کو جو اپنے دل سے کسی کو محبت کرے
 وہ اس کو اپنے دل سے محبت کرے
 ہر کس کو جو اپنے دل سے کسی کو نفرت کرے
 وہ اس کو اپنے دل سے نفرت کرے
 ہر کس کو جو اپنے دل سے کسی کو غم کرے
 وہ اس کو اپنے دل سے غم کرے
 ہر کس کو جو اپنے دل سے کسی کو شادی کرے
 وہ اس کو اپنے دل سے شادی کرے

<p>ادھ جہان کمانا درد کو دینا بختا ہوں سب ایک عیار میں ہوں کھنکھاتا ہوں سب ایک عیار میں ہوں ہندو مذہب کو ہندو کا رہنما ہوں</p>	<p>کس کو بلاتری تواری پر ہندو کا رہنما ہوں ہندی پنج ابرو کا افکار میں ہوں بھی اپنے جیسے کو اور دونوں میں</p>	<p>اگر ہوں تو یہ ایک بڑا ہوں کہ میں اگر ہوں تو یہ ایک بڑا ہوں کہ میں اہن نے کیا تھا یاد ہے ہوں کہ میں یا تا نہیں ہوں تب سے اپنا بوی بنگل آج سے ایسے جیسے اسے نظر میں جیتا یہ بنگل کین اسے نظر میں چھین تری یہ بوی ہی عالم میں جا دیکھانہ میری آہ نے درد کو اثر میں دیت تلک جہان میں ہنستے ہو کر</p>
<p>چھوڑ کھینا نہیں ہے اس عالم کو خواب میں دریا سے دریا ہے یہ غرق آب میں تھا بندہ نسبت اور ہی عہد شباب میں</p>	<p>خافل جہان کی دید کو ہفت نظر سمجھ ہر جزو کل کے ساتھ معنی ہے الفال پیر نے ملک تن کو اوچارا اور تال</p>	<p>میں اور درد مجھ سے خریداری بستان ہے ایک دل لیا طین سو کس حساب میں</p>
<p>دل ہی نہیں ہاویو کے آرزو کرین ہم آئینہ کے سامنے جب تباہ کے ہو کرین دامن چوڑے تو فرشتے و ضو کرین پیر یہ کہاں محال ہو کہ گفتگو کرین منہ پھر سے وہ جسکے تجھے زور و کرین کس بات پر چمن ہو س رنگ یو کرین</p>	<p>ہم کچھ سے کس کی فلت کچھ کرین سٹ جائیں ایک آن میں کثرت کا کرین تر دامن پہ شمع ہماری نہ جا بھی سر تا قدم زبان ہیں شمع کو کہ ہم ہر خد آئینہ ہوں برا تباہوں نا قول نے گل کو ہے تباہ نہ ہو کہ ہے اعتبار</p>	<p>جی میں ہے فوب رو ہے اب چھو کرین ہوں تو نظر میں نہیں آتا سیکرین درش کوئی اب سو کر مجھ پر ہو ظاہر خفا ہو جا ہے الیہ کرین چھا کر دیکھتا ہوں تو بھی جھوٹو لکھ جاؤ کہ کھینچ کر بھی نہیں لکھ جاؤ کہ کھینچ کر بھی نہیں لکھ جاؤ کہ کھینچ کر بھی نہیں</p>
<p>نہ بیمار چہیوں کا بیمار میں ہوں تری جنس کا یاں خریدار میں ہوں</p>	<p>نہ زلف بتان کا گرفتار میں ہوں کہ ہر ہکی پھرتی ہے اسے بلیسی تو</p>	<p>نہ زلف بتان کا گرفتار میں ہوں کہ ہر ہکی پھرتی ہے اسے بلیسی تو</p>
<p>یہ زبان پر یہ زبان اس جہان میں سے نجات یادی</p>	<p>نہ زلف بتان کا گرفتار میں ہوں کہ ہر ہکی پھرتی ہے اسے بلیسی تو</p>	<p>نہ زلف بتان کا گرفتار میں ہوں کہ ہر ہکی پھرتی ہے اسے بلیسی تو</p>

درد

۲۰

[illegible]

یادری دیکھتے نصیبوں کی ساقی اس وقت کو غنیمت جان وہ زور خور قہہ ہوں کہ میرے تین کیا کہوں اپنی میں سہینختی بعدیت کے درد کل مجھ سے	دوست بھی ہو گئے مرے دشمن پھر نہ میں ہوں نہ تو نہ یہ گلشن نہ خیال سفر نہ یاد وطن حال تیرے بچھو ہو نگار و شن بلکھا راہ میں وہ غنیمت دہن
میری اسکی جولا لکین آ نکھ میں ہو گئے آنکھوں میں دو دو دشمن	گر بار میں تو ہم میں اغیار میں تو ہم میں گردار میں تو ہم میں اور بار میں تو ہم میں مجبور میں تو ہم میں محتار میں تو ہم میں تسیر بھی تشنہ کام دیدار میں تو ہم میں سنی کی طرح ربط گفتار میں تو ہم میں
اور وئے تو گرائی ایک تخت اوٹھ گئی تھی اسے درد اپنے دنگے گرا رہیں تو ہم میں	ان سب گل کے سب او راق برہم ایک ہیں
جمع میں افراد عالم ایک ہیں	

۵۱

ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے
 ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے
 ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے

ایک پہل میں کئی تالاب بھر جاتی ہیں لوگ جاتی ہیں جاسویہ کدھر کا ہیں	اگر گیارہ بیڑگان بھی اگر گیارہ بیڑگان آہ عام نہیں ساتھ سوا بیڑگان
ساقیاست نہیں ملتے کادل عالم سے درد ہم اپنے جو من پھوٹے اثر جاتے ہیں	
نفس عیسوی چلے آہوں میں رنگان کا مگر سرخ ہوں میں	اپنی قسمت کے ہاتھوں دل لے ہوں میں ہوں قنادہ رنگ نقش قدم
آہ کس کادل و دماغ ہوں میں آگ میں ہوں پہ باغ باغ ہوں میں	دونوں عالم سے کچھ بڑے ہے نظر میں ہوں گلین گلستان خلیل

نہیں کثرت میں دید وحدت ہے قید میں درویش تراغ ہوں میں	
پستا ہوں آپا نے بخت دلو با تھوں روتے گئے ہیں بخت دلو با تھوں	مرنے نہیں ہوں کچھ میں اس سخت دیا تھوں نالان نہیں ہے تنہا اس اہ میں جس تو
آتا ہوتا ہے یعنی یان بخت دلو با تھوں کل یان لٹا گئے ہیں کل خست دلو با تھوں	ہمت رفیق ہو تو فقر سلسلت ہے اے غنچہ بچھے آگے جو کچھ کہ تھا گرہین
پستا ہوں آپا نے بخت دلو با تھوں	اے درد آہ پھر آتا ہی ہو تجی میں

ہے وہی ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے
 ہے وہی ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے
 ہے وہی ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے

ہے وہی ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے
 ہے وہی ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے
 ہے وہی ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے

ہے وہی ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے
 ہے وہی ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے
 ہے وہی ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے

ہے وہی ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے
 ہے وہی ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے
 ہے وہی ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے ہر گز نہ دیکھو کہ اس کی طرف سے

دوا کو تو پوچھنا نہیں معلوم ہے
 کوئی بیان نہ پیدا نہ ملتا ہے
 میں تو شب بیدار ہوں لیکن
 بیاہن ہوئے دل کے تین تین
 جس کا دل تو بھٹکا ہے
 قاب میں ہی دیکھو
 نور میں کیا کیا ہے
 ہے وہن کے ہر گھس
 اس کی بن کے تو ہے
 تھکے ابھی وہ ہیں
 میں بھی بندہ رہا
 ست کہ یہ بات
 دو نگاہیں
 بے چارے کی
 بیدار بنی یہ
 اس کی دل میں جا

ہم سے دل مردہ اگر رات کو جاگ تو کیا	چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہیں
درویان دوسری سپاؤں پر قناعت کیجئے	خانہ چشم ہے بیان حسنا نہ خمار نہیں
ای ہجر کوئی شب نہیں جس کو سوچ نہیں	پر صبح ہوتی آج تو اتنی نظر نہیں
دل لیکھا پر ایک کی اس طرف نگاہ	ایسا تو دیروں میں کوئی سفت نہیں
کہہ کو نسا ہے داسن صحر ا جہان میں	اسے در آسوں سے ہوتی رہ نہیں
مرے ہاتھوں کی ہاتھوں اور عزیزان	گریبان چاک ہے چاک گریبان
کھلا ہے باب عرفان جسکے اوپر	اوسے ہی ہر ورق گل کا گلستان
صبا جاتا ہوں گریبان میں جن سے	گلوں کو باغ میں رکھو تو خندان
گریہ ہم مردہ دل التجا میں	تجربہ ہوا کو سچے تو کہاں نہیں
زندگی جس سے عبارت ہو تو سچائی	یوں تو کہنے کے تین تیرے کہان نہیں
بد مرتبہ بھی وہ بات نہیں اتنی نظر	پس توقع ہے کہ ہم اب بن جائیں نہیں
دل تو سمجھا ہی سمجھتا بھی نہیں	کہیے سودا ہی تو سودا الہی نہیں
اس کی باتیں مجھ سے کیا پوچھو ہو	مدتیں گزریں کہ دیکھا بھی نہیں

۲۴
 دیوان درد
 ابھی باتیں نہ رہیں ہوتی ہیں
 گرین نکتہ رسی سے تیرے دل میں
 کو چاہوں تو اوڑھ لے نہیں
 کہ تو سچ سے کہتا تھا اور دیر
 میرا دل تو سچا ہے
 کہ حال دل تو سچا ہے
 دل میں تیرے ہر حرف میں
 گھر سے دروازے نہ ملتا ہے
 چاہتا ہوں وہ جہان میں
 دردا ہی نہیں
 زلفوں میں تیرے
 ہے اپنے جی میں
 یہ سب تجاری

دیکھیں تیرے ہر حرف میں
 گھر سے دروازے نہ ملتا ہے
 چاہتا ہوں وہ جہان میں
 دردا ہی نہیں
 زلفوں میں تیرے
 ہے اپنے جی میں
 یہ سب تجاری

سرگردنیا کی غافل زندگانی پھر کہاں
 دیکھ کر میرے ضعف کو کئے انکار و کھلب
 کتبہن میں تیرے سماے سخن
 شعر میں میرے دیکھتے ساجد
 کہیں ہو میں سوال و جواب نہ ہوں
 گوشت نگاہوں میں ایک عالم کو
 ہر دم تیرے صورت رکھتا ہوں دل نظروں
 ایسا ہی غم فیرے پا مال کر دیا ہوں

انرا

اس فریستے بھی جھک کر گیا کام دیکھنا ہوں
 نہیں ہوا تمنا یہ ملک ہو تا ملک پہنچوں
 نزع میں ہوں یہ وہی نڈل کی چو جاتا ہوں
 اسوس اہل دید کو گشتن میں جانیں
 شیخ بین رشک بیگنا ہی ہوں

رویف الواد

لیتا نہیں کہو کا میں نام دے کہ ہاتھ
 یہی سر آرد کی تیرے قد کو ملک پہنچوں
 مرتے مرتے بھی ترے غم کیے جاتا ہوں
 زس کی گو کہ آنکھیں ہیں پر سوچتا ہوں
 مورد رحمت اگلی ہوں

روشنی المار

چرخ دہلے کے ہاتھوں سے تھر تھرتھرتھ رہا
 ہر طرف سے تھرتھرتھ رہا
 ہر طرف سے تھرتھرتھ رہا
 ہر طرف سے تھرتھرتھ رہا

میں لکھتا ہوں کب تیریں کشتی لڑا کر
 لکھتا ہوں کب تیریں کشتی لڑا کر
 لکھتا ہوں کب تیریں کشتی لڑا کر
 لکھتا ہوں کب تیریں کشتی لڑا کر

اب اختیار ہاتھ سے جاتا ہے آئو
 یہ نہ آجے کہیں جی میں کہ ازاد کرو
 دو سستو درد کو محفل میں تم یاد کرو
 آنکھوں میں کب تلک میں گھونٹا کرو
 کیز میرے پرے ہو تو میرے غبار کو
 اے ناز اس طرف سے نہ آنکا موڑ لو
 صیاد فرج کیجیو پر اسکو نہ چھوڑ لو
 ساقی ہر تنگ عرصہ نہ وقت شتاب ہو
 درویشان کے ہاتھ سول الہن بھی آہو
 نہ لیجھا آنکھ بھر کے ایک دم خوشی نہ ہو
 رہی تو بھی نہ ملنے کی ہماری آرزو نہ ہو
 اتنا اتنا جہان وہ قاتل ہو
 اس طرح میٹھتا ہے غافل ہو

میں نہیں کہتا کہیں تم اور میرے جاکر
 بندہ پرور اس طرف کو بھی کبھی آکر

ہم ہر
 ہمارے ہاتھوں میں ہر طرف سے
 ہمارے ہاتھوں میں ہر طرف سے
 ہمارے ہاتھوں میں ہر طرف سے
 ہمارے ہاتھوں میں ہر طرف سے

خورشید مال ذرا که با دست طریقی رسیدین
 دل پر تو خفته بس جان و جانم خفته
 در دگر که رسیدین و جانم خفته
 دل پر تو خفته بس جان و جانم خفته

[illegible]

۲۹
پیشہ گاہ کو تو اقصیٰ پروردگار پرست
ہم کہ کہیں یہ نہاں ان حال کرے سو یک بیان
بہرہ پرست ہم خاموشی دل میں باہم خوش
دور از تنس پر او ہمیں اس خوشخوش
اک دوسرے جام اور دل خوشخوش
شنت

پانی کی گہرائی کو سمجھ کر اس کے اندر نہ جاؤ۔

جی تو جی سے ترے رہا ہے مل
 منہ لیا مولیٰ کیا ہوا تو سنے
 درو کوئی بلا ہے شوخ مزاج
 اس کو چھپے ابر کیا دے
 دل مرا چھپو دکھا دیا کس نے
 سو گیا تھا جگا دیا کس نے
 بین کسان اور خیال بوسہ کسان
 منہ سے منہ یوں بھڑا دیا کس نے
 وہ مے چاہئے کو کیا جانے
 یہ سن لیا سنا دیا کس نے
 ہم بھی چھپے دیکھتے سمجھتے تھے
 سب بیکایک چھپا دیا کس نے
 وہ بلائے سے بھگتا تھا اور
 درو تھرتک بلا دیا کس نے
 اہل فنا کو نام سے ہستی کے ننگ ہر
 فارغ ہو بیٹھ فکر سے دو لون جھانکی
 حیرت زدہ بینین ہر فقط تو ہی نینہ
 اس ہستی خراب سے کیا کام تھا ہمیں
 گلگیر سنہ پسا رہ تو شمع کی طرف
 کب ہر دماغ عشق بتان فرنگ کا
 لوح مرزا بھی مری چھاتی پر سنگ نے
 خطرہ جو ہر سو آئے دل پر سنگ ہر
 یا ننگ بھی کسی آنکھ کھلی ہر سودا گہر
 اسے نشہ ظہور یہ تیری تریک ہر
 اسکی زبان ہی اسے کام نہ نکے
 مجھ کو تو ایسی ہستی ہر قید فرنگ ہے

[illegible]

بارب یہ کیا طلسم ہے اور اک نہمیان
 گو بحث کر کے بات بھائی پہ کیا حاصل
 اطفائی نار عشق نہو آب اشک سے
 دل سے آنکھ خلافت اگر تو اٹھا سکے
 یہ اک وہ نہیں جیسے پانی بجھا سکے
 مست شراب عشق وہ بخود ہو جسکو خشر
 اے درو چاہے لائے بخود پھرن لائے
 ہوسن جی میں جو دیر و عوم کو جانے کی
 وگرنہ جو ہو سو گم درش میں ہر زمانے کی
 خبر سنی جو کہیں میں کسو کے کہنے کی
 نہ جی میں لائیں پھر بات کیا دوائی کی
 ہوسن جی میں کسوا ناز کے انھانی کی
 طریق ذکر تو ہے درو یا دعا عالم کو
 طرح بتائے کچھ اپنے تئیں بھلائی کی
 کوئی بھی دو اپنے تئیں اس نہیں ہے
 وہ اشک نکلتا ہے مری چشم سے جسکا
 زہارا دھر کھو لیو مت چشم طقارت
 جز وصل سونٹنے کی کوئی آس نہیں ہے
 ہر قطرہ کم از پارہ الماس نہیں ہے
 یہ فقر کی دولت ہے کچھ افلاس نہیں ہے

سر پر تیشہ سے ساتواں دے کوئی
 سر پر تیشہ سے ساتواں دے کوئی
 سر پر تیشہ سے ساتواں دے کوئی
 سر پر تیشہ سے ساتواں دے کوئی

دل بھی تیرا ہی ڈھنگ سیکھا ہو	آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے
لے خبر یا رکتی ہے	باقی اس نیم جان میں کچھ ہے
اندون کچھ عجیب ہو ہر حال	دیکھتا کچھ ہوں دھیان میں کچھ ہے
اور بھی چاہیے سو کہتے اگر	دل نامہ سر بان میں کچھ ہے

ور و تو جو کرے ہے جی کا زیان
 فنا کہ اس زبان میں کچھ ہے

آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے	ایسے ہمارے طالع بیدار سو گئے
خواب عدم سے چوٹے تھے ہم تیرے واسطے	آخر کو جاگ جاگ کے ناچار سو گئے
اٹھتی نہیں ہر خانہ ذخیرے سے	دیکھو تو کیا سبھی یہ گرفتار سو گئے
تیری گلی، عویا کوئی آرام گاہ ہو	رکتے قدم کے پاؤں تو ہر بار سو گئے

وہ مر چکے جو رونق بزم جہان تھے
 اب اٹھئے ورواٹے کہ سب یا سو گئے

آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی	زخم دل جتنے تھے یاں سبکی جگر دوزی کی
جی پہ تہتی ہر چڑھی زلف کسو کی میر	اور تو کیا کہوں میں اپنی سپہ روزی کی
غیر کہے تین عبت میرے پیارے بھری	بیوفانی نہیں محتاج بد آموزی کی

دل بھی تیرا ہی ڈھنگ سیکھا ہو
 لے خبر یا رکتی ہے
 اندون کچھ عجیب ہو ہر حال
 اور بھی چاہیے سو کہتے اگر
 ور و تو جو کرے ہے جی کا زیان
 فنا کہ اس زبان میں کچھ ہے
 آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے
 خواب عدم سے چوٹے تھے ہم تیرے واسطے
 اٹھتی نہیں ہر خانہ ذخیرے سے
 تیری گلی، عویا کوئی آرام گاہ ہو
 وہ مر چکے جو رونق بزم جہان تھے
 اب اٹھئے ورواٹے کہ سب یا سو گئے
 آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی
 جی پہ تہتی ہر چڑھی زلف کسو کی میر
 غیر کہے تین عبت میرے پیارے بھری

دل بھی تیرا ہی ڈھنگ سیکھا ہو
 لے خبر یا رکتی ہے
 اندون کچھ عجیب ہو ہر حال
 اور بھی چاہیے سو کہتے اگر
 ور و تو جو کرے ہے جی کا زیان
 فنا کہ اس زبان میں کچھ ہے
 آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے
 خواب عدم سے چوٹے تھے ہم تیرے واسطے
 اٹھتی نہیں ہر خانہ ذخیرے سے
 تیری گلی، عویا کوئی آرام گاہ ہو
 وہ مر چکے جو رونق بزم جہان تھے
 اب اٹھئے ورواٹے کہ سب یا سو گئے
 آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی
 جی پہ تہتی ہر چڑھی زلف کسو کی میر
 غیر کہے تین عبت میرے پیارے بھری

<p>ہم کتنے تشویر و بیان چھوڑے ہیں یہاں پہلا اور دوا کیجئے اس سے سب سے خفاستان میں یہی اعلیٰ ہے دانت نہ پان سے کہیں پہلے ہوئے غم میں مگر اندوشتا آخر جا ہی پھر افسوس سب سے پہلے تو کچھ نہیں تو عمر سے سب سے پہلے تو کچھ نہیں تو عمر سے سب سے پہلے تو کچھ نہیں تو عمر سے</p>	
<p>دل عاشق کی بہت راری کور وہ ہی سمجھے ہے جو کہ حرم ہے</p>	
<p>دل و کا حال کچھ نہ پوچھو تم وہی رونا ہرنت وہی غم ہر</p>	
<p>دل مرا باغ دلکش ہے مجھے چشم نقش قدم ہو نہیں بکس مجھ سے ہر چند تو ملتا رہے کہیں خاموش ہو کہ مثل شمع پاؤں لرزے ہر دست کے مانند دل و تیرے بھلے کو کتا ہوں قلم</p>	<p>دیدہ جامِ جہانِ نما ہے مجھے خاک آنکھوں میں طویا ہے مجھے مجھ سے ہر اور ہی صفا ہے مجھے ای زبان تجھ ہی سے گلاب ہے مجھے شیشہ سے بھرا ملا ہے مجھے یقیناً صحت سے مدعا ہے مجھے</p>
<p>ورنہ ان بھرو توں کے لیے اور بھی ہو خراب کیا ہے مجھے</p>	
<p>یار و مرا شکوہ ہی بھلا کیجئے اس سے جون جون ہکھے ہو تو ہی آتی ہر چین سومرتہ یون بھر علی اس سے نہ لیتے میزا اگر مجھ سے ہوشتا رہو بہتر</p>	<p>مذکورہ سید طرح تو جاکھیے اس سے پھر چھوڑے اور باتیں نہ کیجئے اس سے دون بھی تو نہیں بنتی ہر کیا کیجئے اس سے دل جس ملے اپنا ملا کیجئے اس سے</p>
<p>یہاں پہلا اور دوا کیجئے اس سے سب سے خفاستان میں یہی اعلیٰ ہے دانت نہ پان سے کہیں پہلے ہوئے غم میں مگر اندوشتا آخر جا ہی پھر افسوس سب سے پہلے تو کچھ نہیں تو عمر سے سب سے پہلے تو کچھ نہیں تو عمر سے سب سے پہلے تو کچھ نہیں تو عمر سے</p>	

[illegible]

کیا سیرب یعنی گلزار دنیا
غلغٹ جہیہ دید و ادید یاران
گل دوستی میں عجب ننگ و بوہے
جہان مند گئی آنکھ میں ہون تو ہے

نظر میرے دل کی پڑی در و سپر
جد ہر دیکھتا ہوں وہی رہ رہ رہے

اور عرفتہ چھوڑ گئی تو کہاں مجھے
 گلین تھو نہ دیکھ سکے باغبان مجھے
 چون شمع چھوڑ گئی سنبھلی زبان مجھے
 سنگ گران ہوا ہرے ثواب گران مجھے
 آتا ہر یاد جب کہ وہ کب دیاں مجھے
 ہرے ہر دین نظر نہ دیکھا جہاں مجھے

جاتا ہوں بسکہ دمدم اب خاک میں ملے
ہے خضر راہ در دیہ ریگ وان مجھے

بے ادب اور اندوہ قید میں تدبیر سے
جون صد انکلاہی جادو خاں زنجیر سے
جو ہری واقف خود جو ہر شمشیر سے
جایا پشت بر دیوار میں تصویر سے
لیکھنا تو اے از خود رنگاں کی حالت کس

دل دیکھئے چکا جو آزار نہ ہو
 گر زندگی

حال ان پوچھے جو کہ ان کا کوئی اور حال نہ ہو
 دل سے سوچو کہ ان کے دل میں کیا ہے
 دیکھو کہ ان کے دل میں کیا ہے
 دیکھو کہ ان کے دل میں کیا ہے

گر زندگی اس طور سے ہو تو وہ جہان میں
 خاطر یہ کسو شخص کی تو بار نہ ہووے

دیا ہو کسی نظر نے یہ اعتبار مجھے
 سو کہ تیر کسی سے نہیں ہو واشدیان
 ہمیشہ اپنی نظریں سبک میں رہتا ہوں
 کہو ہی جی میں نہ گذر اخیال سرتابی
 تمہارے وعدے تان خوب میں سمجھتا ہوں
 یہ کون برقی تخیل ہوا ہو آفت جان
 جفا و جور تو ظالم سبھی کو اراہن
 یہ آپ ہی آپ کہہ رہے توریان بدلتے ہو

اس امر میں بھی یہ بے اختیار ہے بندہ
 ملا ہے ورو اگر ان کچھ اختیار مجھے

غرض کیا کہی ہو اس کے قدم ہی باغ ہو
 دیکھو جبکہ بیان سداور ہی کچھ دماغ ہو
 غیر سو کیا معاملہ آپ میں اپنے دم میں
 قید خودی اگر نہ ہو پھر تو عجیب فرار ہو

اپنے دل میں کیا ہے
 اپنے دل میں کیا ہے
 اپنے دل میں کیا ہے
 اپنے دل میں کیا ہے

رواۃ

اہل

سچا ہے جو محبت ہے
 سچا ہے جو محبت ہے
 سچا ہے جو محبت ہے
 سچا ہے جو محبت ہے

کل کھیرج سو آج بھی اب نیند آچکی کتنا ہواک نگاہ پہ آئینہ رومرا آنا یہ بندہ خانہ اگر تھکوار ہے ہوں رو برو چشم تو میں سرسہ در گلو صدقین میر کب تین تر پراکرون عبث	کھیر اسی خرابی نے پھر آنکر مجھے بس اور اپنا یادہ نہ تیراں کر مجھے دو لکھسرا میں اپنی ہی مہمان کر مجھے پر کھیر ولف سے نہ پریشان کر مجھے ہو روز عید آج تو قربان کر مجھے
--	---

ہیں شعر فہم جتنے زمانے میں لا علاج
 اور دانتے ہیں یہ سب آنکر مجھے

لیان غیب کے جلوہ کشین جلوہ گری ہو اگر ناز کی عشق تجھے رنگ دکھاوے جون شیشہ ساعت ہیں تنگظن جہانکے سوط حسے دیو ہیں اُسے سچ ہر مند ولنگ ہر یہ عینچہ دل منہ نہ کھلانا ہو جون مہ و خورشید زرو سیم مدیر	جو شخص کس گزرے ہر نظر سے نظری ہے ہر سنگ میں شیشہ ہر ہر شیشہ پری ہے وان دلیں کہ وہ ہو تو یاں یاد بھری ہے مجھ سے نہیں ملتا میری بے ہماری ہے جون نگہت گل نہیں تری پردہ داری ہے تو بھی تو ہر صوفیوں کے تین در بدری ہے
---	--

لیتا ہر خبر وہ تو سبھی خلق کی لیکن
 اپنے تین اور وہ بہت بخیری ہے

یہ نہیں معلوم
 یہ نہیں معلوم
 یہ نہیں معلوم
 یہ نہیں معلوم

تنت

دل کی آواز
 دل کی آواز
 دل کی آواز
 دل کی آواز

جوان چو چاہنے والے قریب کیلئے کھڑے ہو کر دیکھتا ہے
 جوان چو چاہنے والے قریب کیلئے کھڑے ہو کر دیکھتا ہے
 جوان چو چاہنے والے قریب کیلئے کھڑے ہو کر دیکھتا ہے

دل کی دل جانے لگے شکوہ تو ملنے کا نہیں دن تھاری تو کئے بارے خوشی ہی ہر طرح دل برا ہوتا ہو کوئی تجھے سپروں ہی چین تو ہکو نہ آیا ایک ساعت اس بغیر دیکھنے پاتا نہیں کوئی جسکی چھانوں یا اپنے دروازے تلک بھی وہ نہ آیا یکبار یا تو وہ راتیں نہیں یا یہ کچھ دن کا بھر	گاہ گاہ یاس میرے آپ تو آیا سہلے ہم بلا سے یاں پڑے رات کو بھر آیا کیے ہم سدا غیر و نشہ ملنا سنکے بھر آیا کیے رات دن ہر چند اپنے دلوں کو بھلا کر کیے لیجلی سہلے کچھ کو وہ پری سہا کیے ہر گھڑی جسکے لیے اٹھ اٹھکے ہم جایا کیے ہاتھ اب لکڑی نہیں تب پانوں بویا کیے
--	--

تب ہمارے اس کے ابلک یوں تھے ہی درو یا بات ایسی ہی ہم خاطر میں کم لایا کیے	ہوا جو کچھ کہ ہونا تھا کہیں کیجا جیرو بیٹھے بسا اپنی میں ہم ہی آپے بہت نہیں ملے نہ پوچھو کچھ ہمارے پھر کی اور صل کی باتیں وفا کی جھینٹ بھی تجھے پڑی ہرگز نہ مظلوم
نہ اٹھو ورو اپنے بستر سے طبع کہ ہرگز جو کچھ یوں غیب سے آوے سو تم البتہ لو بیٹھے	

کچھ ایسا وعدہ کر لیا کہ وہ یوں دلائی ہے
 چھوڑا دیا ہے جو ہوا تو بولہ دل کا گاہی
 دلانی پھر وہاں کہ ہوتی تو کھلا گاہی
 کچھ اور دیکھو ہنسنا کچھ اور ہنسنا
 کچھ اور دیکھو ہنسنا کچھ اور ہنسنا
 کچھ اور دیکھو ہنسنا کچھ اور ہنسنا

دل کا گاہی دل کا گاہی
 دل کا گاہی دل کا گاہی
 دل کا گاہی دل کا گاہی

<p>ترجمی لظروں سے دیکھنا ہر دم یہ بھی اپنی بھی گون کی باتیں ہیں</p>		<p>وہ ری یہ زبان کی تیزی یہ بھی اک بانگ کا بانا ہے</p>	
<p>دیکھیو کچھ نہ سیر رہی ور و کو بھی تو منہ دکھانا ہے</p>			
<p>دل تجھ کیوں ہے بے کلی ایسی سب برا کہتے ہیں تو کہنے دو</p>		<p>کون دیکھی ہے اچلی ایسی بات لائے ہو تم بھلی ایسی</p>	
<p>وہ ملے گا تو مسم بھی ملتے ہیں خون ہوتا ہے دل کا یاں آؤ</p>		<p>آپ لگ چلے کیا چلی ایسی منہ دی پاؤں میں کیا ملی ایسی</p>	
<p>اس کے گھر میں کدھر سے پہنچے جا ٹسکر آیا خوشی سے وہ جس طرح</p>		<p>دل بتادے کوئی گلی ایسی باغ میں کب کھلی گلی ایسی</p>	
<p>ور و گھر کے تو جو یوں چونکا کیا اٹھی جی میں سبلی ایسی</p>			
<p>کیت کم کو دیکھ اس نے کیٹ کم کہنے لگا خیر تو کچھ کان میں بھی دبدم کہنے لگا</p>		<p>جب حدوث اپنا گلزار از قدم کہنے لگا بات تم اب اپنو دنگی ہم سے کم کہنے لگا</p>	

سنا کہ چاک صبح کے مانند گر کر
 چون آفتاب نکلے ماروں کنارے
 اسے دور و غیر کا نہیں دیکھتا
 یہ کہ وہ جگہ سے نہ ہٹتا
 پھر یہ کہ وہ جگہ سے نہ ہٹتا
 پھر یہ کہ وہ جگہ سے نہ ہٹتا

ہم بھی جیس کی طرح تو اس قافلہ کے ساتھ	ہائے جو کچھ بساط میں تھے سو سنا چلے
کہنہ بیٹیوںہ و رو کہ اہل وفا ہوئیں	اوس بیوفا کے آگے جو ذکر وفا چلے
جتنی بڑھتی ہے اتنی گھٹتی ہے	زندگی آپ ہی آپ گھٹتی ہے
زلف کی کج اداسی دیکھو	بہر گھڑی منہ سے جا پھٹتی ہے
آج ہے آہ کی ہوا پھیر اور	دیکھئے کس طرف پلٹتی ہے
جو حسرتی کہ دور و دین پھیلی	دست قدرت سے کب سنبھلتی ہے
گر نام عاشق ترے نزدیک تنگ ہے	کرے نہ بھٹکے یار تو پھر کیا دن گئے
اس خان خان خراب کو لجا وٹھیں کہاں	دل پر تو یہ فضا ہو بہا بان بھی تنگ ہے
تیری درشتیوں کو سمجھتا ہوں آشتی	تجھ کو یہ میرے ساتھ بحث غم جنگ ہے
کرتا ہے اس قدر خوف و رو کو عبث	ظالم وہ اپنی جان سے اپنی تنگ ہے
آہستہ گزریو تو صبا کو بے یار سے	پیش نہ کیجیو میرے مشت غبار سے
اس شکل کی وعدہ خلائی کو دیکھنا	پتھر آگئی ہیں آنکھیں جری انتظار سے

لے سنا جاتی تو ہر جگہ سے
 در و در و در و در ہی کی یاد
 مت گیا اور دین میں بہار ہے
 کہ ابچا اب زوچہ میں انتظار ہے
 ساقی شباب کہ نہ تیرا پیوین
 حال کس کے انہی نظر میں کیوین
 گزر اجداد میرے تو پھر واپس آئے
 رو تائیں ہستیا میں کیا بے باب
 گردن پر اس کے خون کی گھاٹا سوا ہے
 نادان نظر سے اپنی گردن سے زور کو
 ہر کچھ کہتے ہوئے یہ تڑا دھڑو کو
 دہشت ہوئی کہ دوسری عنایت رہ گئی
 اب گاہ گاہ سبھی ملاقات رہ گئی
 کہ کوئی بھی لوگوں کو ایک بات رہ گئی
 کہ کوئی بھی لوگوں کو ایک بات رہ گئی
 کہ کوئی بھی لوگوں کو ایک بات رہ گئی
 کہ کوئی بھی لوگوں کو ایک بات رہ گئی

باز دی بادی کے ساتھ
 آواز کو ابھار کے ساتھ
 وہ دھڑ دھڑاتی ہے
 کہ کوئی بھی لوگوں کو ایک بات رہ گئی
 کہ کوئی بھی لوگوں کو ایک بات رہ گئی
 کہ کوئی بھی لوگوں کو ایک بات رہ گئی
 کہ کوئی بھی لوگوں کو ایک بات رہ گئی

<p> زمانہ ہر ایک خفی کی بھی خبر تک لینا چشمِ رحمت سے ادھر کو بھی نظر کیجے گا دل بھلا ایسے کو ای دور نہ کیجے کیونکہ ایک تو یا رہے اور تیرے طرح دار بھی ہے </p>	
<p> جب نظر سے بہا گزرے ہے دوزمانے سے پاہر اور مجھے جسکے تو ہو کے سامنے گزرا آپ سے بار بار گزرے ہے </p>	<p> ابھی پر رفتار یا گزرے ہے رات دن انتظار گزرے ہے آپ سے بار بار گزرے ہے </p>
<p> نالہ زار دور و کاٹھراک چھوٹے دے لکے پار گزرے ہے </p>	
<p> تو چونکنا محبت ہو کسی بات کے لیے یونہی تمام جھلکے ہی رہ گئے ہیں ہو گئی اگلے معاملے کو اگر کیجیے معاف </p>	<p> میں آگیا ہوں صرف ملاقات کے لیے ہر دن خراب پھرتے تھے جس بات کے لیے لگ جاؤں اب گھر کی مکانات کے لیے </p>
<p> ہم جانتے ہیں دور و اندھیر میں ات کو تو لگتا ہوا تھا کو جیسے میں جس گھات کے لیے </p>	
<p> غمناکی یہودہ روئے کو ڈبوتی ہے اگر شک بچا ہے کہ آنسو نہیں بہتی ہے </p>	

یہاں پر دیکھ کر دل میں آگیا ہوں صرف ملاقات کے لیے
 ہر دن خراب پھرتے تھے جس بات کے لیے
 لگ جاؤں اب گھر کی مکانات کے لیے
 ہم جانتے ہیں دور و اندھیر میں ات کو
 تو لگتا ہوا تھا کو جیسے میں جس گھات کے لیے
 غمناکی یہودہ روئے کو ڈبوتی ہے
 اگر شک بچا ہے کہ آنسو نہیں بہتی ہے

یہاں پر دیکھ کر دل میں آگیا ہوں صرف ملاقات کے لیے
 ہر دن خراب پھرتے تھے جس بات کے لیے
 لگ جاؤں اب گھر کی مکانات کے لیے
 ہم جانتے ہیں دور و اندھیر میں ات کو
 تو لگتا ہوا تھا کو جیسے میں جس گھات کے لیے
 غمناکی یہودہ روئے کو ڈبوتی ہے
 اگر شک بچا ہے کہ آنسو نہیں بہتی ہے

یہاں پر دیکھ کر دل میں آگیا ہوں صرف ملاقات کے لیے
 ہر دن خراب پھرتے تھے جس بات کے لیے
 لگ جاؤں اب گھر کی مکانات کے لیے
 ہم جانتے ہیں دور و اندھیر میں ات کو
 تو لگتا ہوا تھا کو جیسے میں جس گھات کے لیے
 غمناکی یہودہ روئے کو ڈبوتی ہے
 اگر شک بچا ہے کہ آنسو نہیں بہتی ہے

تو اس قدر جو اس کا شائق ہو سکا ہے
 سر پہ لول ہو چکی زیادہ آئینہ صفا ہے
 دل مست کہدین لگانا الفت بڑی نیا
 چاہے کبھی کبھی اس کی نظر نہ پڑے

اس کی طرقت میں ہو سوتا ہے
 کعبہ کو بھی بوجائے دیکھو تو راز ہے
 دل میں سو سے سو روایان ہیں جان ہے
 دل میں سو سے سو روایان ہیں جان ہے

دل تڑپتا ہے درد پہلو ہے	مرگ آپہونچو کہ قابو ہے
غم سے پہچانتا نہیں ہوں میں	کہ مر اس رہے یا کہ زانو ہے
منع صہبانہ کر مجھے اسے شیخ	مے پرستونکے حق میں دارو ہے
جلوہ گر ہے تجھی میں کے ذرے	جس کی خاطر تجھے تگا پو ہے
مہستی ہے سفر عدم وطن ہے	دل خلوت و چشم انجمن ہے
مہر چند کہ سنگدل ہے شیریں	لیکن سر باد کو کہن ہے
دیکھا تو یہ شور شش من و ما	سنگامہ وصل جان تو ہے
مست جا تروتازی پہ اسکی	عالم تو خیال کا چمن ہے
نہ وہ نالوئی شورش ہو نہ آہوئی ہر وہ دھوئی	ہوا کیا درد کو پیار کی کون آج ہوئی
جدا کر دیکھ نامہ کو حقیقت گر نہیں بھٹتا	مجھے شراون نے چھپاتی بسطج ہوئی
پیش کو دلی میں سمجھا تھا یہ آنسو ہوا وینکے	وے یہ لگنے پانی سے بھڑکی اور بھی دوئی
پڑی ہو خاک پر یہ لاش اس رشک شہید انکی	اہو کے آنسوؤں روتا ہو جسکو قتل کر خونی

دانت میں تم ابھی جو چھوٹے تھے
 اب چہ چہ ہو گئے ہو چھوٹے تھے
 دل میں سو سے سو روایان ہیں جان ہے
 دل میں سو سے سو روایان ہیں جان ہے

۴۵
 دل چہ چہ ہو گئے ہو چھوٹے تھے
 دل چہ چہ ہو گئے ہو چھوٹے تھے
 دل چہ چہ ہو گئے ہو چھوٹے تھے
 دل چہ چہ ہو گئے ہو چھوٹے تھے

<p>دو دن کے بعد میں دیکھوں گا کہ وہ کون سا ہے غافل کیا زکون اور غافل کیا زکون سر نکلے تو غافل کیا زکون سر نکلے تو غافل کیا زکون</p>		<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	
یہ زاید کب خطا سے بخیر ہے	اگر آدم نہیں تو بھی بشر ہے	<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	
علاج درد سر و منہ دل ہو لیکن	ہمیں گستاہی اسکا درد سر ہے	<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	
سر پا چشم ہوں جو آنکھ پر	کسو پر در و کب میری نظر ہے	<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	
کروں کسے ساتھ اسے شر کر جو شئی	نذیکی زمانے کی تو چشم پوشی	<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	
خبر اپنی لے اے گلستان خوبی	کر ہے تبسم ترا گل من و روشی	<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	
پنٹ مست ہوئے تر کس حسن میں	کسو کی تو آنکھوں نے کی بادہ نوشی	<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	
جگر پر داغ نے میرے یہ گلشن رانی کی	کہ اُسے آپ تماشے کو مہربانی کی	<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	
مری سی نالہ ترا شئی نگر سکا سہرا ہا	اگرچہ اُسے بھی اک عمر قیشہ رانی کی	<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	
ہم اتنی عمر میں دنیا سے ہو گئے بیزار	عجب ہر خضر نے کیونکر کہ زندگانی کی	<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	
دل سمت سینہ یا طرف سر کو منہ کرے	پہوڑا پرور و دیہیدہ ہر کو منہ کرے	<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	
کیا کم ہو مرغ قبلہ غاسے میر مرغ دل	سجدہ او دھری کیجے جید ہر کو منہ کرے	<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	
اُسکی تین بھی دختر ز رنگ تو منہ لگا	میں جانوں پھر یہ زاہد اگر کو منہ کرے	<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	
<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>		<p>کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون کس نے غافل کیا زکون</p>	

چو بہشت قافار عشق کہ صحرای جان ہے
 سہرا و آسپاسے حسن ہنر کند جان ہے
 سہرا و آسپاسے حسن ہنر کند جان ہے
 سہرا و آسپاسے حسن ہنر کند جان ہے

اگر وہ کیا عجب کہ ہے شک و سہ	دو بے اگر زمین و اگر آسمان حلے
اب کون حال دل کے اُس مست ناز سے	اب کون حال دل کے اُس مست ناز سے
دل ہی یہ بقرار نہو تو کیا کرے	دل ہی یہ بقرار نہو تو کیا کرے
عاشق تو جانتا ہی نہیں اور کون ہے	عاشق تو جانتا ہی نہیں اور کون ہے
نہ بیٹے یا سے دلو تو کیا آرام ہوتا ہے	نہ بیٹے یا سے دلو تو کیا آرام ہوتا ہے
چسپ عشق مل سمجھ بیٹے اس چسپ ہوگا	چسپ عشق مل سمجھ بیٹے اس چسپ ہوگا
یہی پیغام دور و کا کہنا	یہی پیغام دور و کا کہنا
کون سی رات اُن لیے گا	کون سی رات اُن لیے گا
ہمارے چاہئے تین میں نہیں کچھ اور باقی	ہمارے چاہئے تین میں نہیں کچھ اور باقی
یکایک عشق کی آتش کا شعلہ ہر قدر بڑھ	یکایک عشق کی آتش کا شعلہ ہر قدر بڑھ
گلزخو عکاس جو برین جو کہیںے خوش ہے	گلزخو عکاس جو برین جو کہیںے خوش ہے
وصف خاموشی کے پھر کہیںے اس کے نہیں	وصف خاموشی کے پھر کہیںے اس کے نہیں
اگر جان ہو تو جان کے آزار ساتھ ہے	اگر جان ہو تو جان کے آزار ساتھ ہے
دنیا وہ فاحشہ ہے کسوئے نہیں بچی	دنیا وہ فاحشہ ہے کسوئے نہیں بچی

بہشت قافار عشق کہ صحرای جان ہے
 سہرا و آسپاسے حسن ہنر کند جان ہے
 سہرا و آسپاسے حسن ہنر کند جان ہے
 سہرا و آسپاسے حسن ہنر کند جان ہے

اگر وہ کیا عجب کہ ہے شک و سہ
 اب کون حال دل کے اُس مست ناز سے
 دل ہی یہ بقرار نہو تو کیا کرے
 عاشق تو جانتا ہی نہیں اور کون ہے
 نہ بیٹے یا سے دلو تو کیا آرام ہوتا ہے
 چسپ عشق مل سمجھ بیٹے اس چسپ ہوگا
 یہی پیغام دور و کا کہنا
 کون سی رات اُن لیے گا
 ہمارے چاہئے تین میں نہیں کچھ اور باقی
 یکایک عشق کی آتش کا شعلہ ہر قدر بڑھ
 گلزخو عکاس جو برین جو کہیںے خوش ہے
 وصف خاموشی کے پھر کہیںے اس کے نہیں
 اگر جان ہو تو جان کے آزار ساتھ ہے
 دنیا وہ فاحشہ ہے کسوئے نہیں بچی

بیاضات مرق

دیں درجہ اولیٰ سے تری بندہ دارا
 کہ انسانی ہستی کی صفات
 کہ انسانی ہستی کی صفات

ہستی میں مان و پست و پست
 کہ انسانی ہستی کی صفات

گرچہ میں یہ نہیں جانتا کسان تو ہے
 یہ جیتے جاگتے ہم قیامت سب گذرتی ہے
 ہماری بزم میں ہوتا ہوا ہی ذکر سلطان
 دل میں کچھ پھر سے دیکھا تو نہیں ہے
 بزرگ عکس مجھ کو آئینہ سد سکندر ہے
 اگر عقدے کھلیں تبیح کے زنا رہو جاو
 اگر ویکہ یہ قامت سر و گلشن پست ہو جاو
 سنگدل کیا تمھ کو کیسا پتی ہی تقدیر ہے
 زدن ہی نہ تارہ نہ ان رات کئی ہو
 چھوٹے اس دکھ سے جو مر جائے
 مانس ہے یا کہ پھانس کھٹکے ہے
 یہ نرگس ہو سو مروع القلم ہے
 نگر غم احمد والے عشق ایسا ہی ہوتا ہو
 کہ ہمیں تو خدا سے آن نبی
 کہے تو لہو پیٹے پر یعنی دانت رکھتا ہو

مرا تو جی وہیں رہتا ہر ت جہان تو ہو
 نہ تو پریندہ کی نہ وہ صورت سہری ہو
 نہ یہ قصہ سکندر کا نہ مذکور سلیمانی
 از بسکہ جہان نقش فنا کا ہی نگین ہے
 طلسم ہستی موم و دہر سخت چنبر ہے
 نقین گر مٹے دسے تو کفار ہوا ہو جاو
 تری انکسین دکھا دیئے تو رگس ت ہو جاو
 نالہ ہر سو بے اثر اور آہ بے تاثیر ہے
 محمد بن کون کیا سطح اوقات کئی ہو
 کیجیہ کیا آہ کہ مسر حبابیے
 اس طرح جی میں سانس کھٹکے ہو
 مشابہ کوئی ان آنکھوں سے کم ہے
 عہد دل کیسی اپنی پہ تو ہر وقت رہتا ہو
 بت پرستی ہو اب نہ بت شکنی
 نہیں رہی بسبت خندہ و دندان ناہرم

ہستی میں مان و پست و پست
 کہ انسانی ہستی کی صفات

دیوان درد

ہستی میں مان و پست و پست
 کہ انسانی ہستی کی صفات

دیوان درد
 کہ انسانی ہستی کی صفات

کی کہ
ای دور و پیشہ بد دل
عاشق تو سہاگہ اور مینا ہے
دخا اب اس کا محبوب ہے
تس پر بھی جو کھیتی سودھی ہے
بس دروخت اس بیٹھن نور ہے

سید علی حسینی
میرزا میرزا محمد
اسد و شیب قدیر
گردل سے بے راہ
کھنٹی ہوئی بین آیات خدا
خطمین تو نگاہ
تو کربک ہوں چرخ عالم
جان آئینہ حوران ہوں چرخ عالم
چرخ آئینہ حوران ہوں چرخ عالم

آئیے نظر سن میں جاوے یہ کیا کیا
گرتوں جی میں قلعے بچانے کا
کناہیں تخت چھوٹا سا بانی کے
یہ خبر اگر تم میں تو لازم ہے
اور تم ہی خبر تو مانو کیا جانے کا
آرام کرو

دیارِ ناز و عشق کی گلیں ہیں
 جہاں ہر لمحہ ہے کھلے ہوئے
 ہر طرف سے ہے کھلے ہوئے
 ہر طرف سے ہے کھلے ہوئے

کیسی نکو بھارت ہیں اور کیسی تو سکھ پاؤست ہیں
 یہ پھلوا رہی دروہین کچھ اور سمودھلات ہیں
 کلیان من میں سوچت ہیں جو پھول کوئی کھلات ہیں
 جودن داکو بیت گویا ہے وادن ہو نکو آوت ہیں

محسّات

باطن سے جنھوں کے تئیں خبر ہے ظاہر پہ اُنھیں تو کب نظر ہے
 پھر میں بھی عشق کا اثر ہے اس آگ سے سوختہ جگر ہے
 ہر سنگ میں دیکھ تو شر ہے باطن کے صفا کی جستجو کر
 خاموش ہو کر گفتگو کر آئینہ دل کو رو برو کر
 حیرت میں وصال آندو کر دیدار نصیب ہر نظر ہے
 ہستی نے کیا ہے گرم بازار لیکن ہے بہانہ گاہ درکار
 سختی سے نہ رکھ قدم تو زمار آستہ گذر مہمان کسار
 ہر سنگ دکان شیشہ گر ہے

کیسی نکو بھارت ہیں اور کیسی تو سکھ پاؤست ہیں
 یہ پھلوا رہی دروہین کچھ اور سمودھلات ہیں
 کلیان من میں سوچت ہیں جو پھول کوئی کھلات ہیں
 جودن داکو بیت گویا ہے وادن ہو نکو آوت ہیں

۵۱
 کب سے ہو رہا ہوں کب سے
 کب سے ہو رہا ہوں کب سے
 کب سے ہو رہا ہوں کب سے
 کب سے ہو رہا ہوں کب سے

دیارِ ناز و عشق کی گلیں ہیں
 جہاں ہر لمحہ ہے کھلے ہوئے
 ہر طرف سے ہے کھلے ہوئے
 ہر طرف سے ہے کھلے ہوئے

ایک بیت
 ہاں نہ ملے کفر دین
 ہاں نہ ملے کفر دین
 ہاں نہ ملے کفر دین
 ہاں نہ ملے کفر دین

زبان ہوا آجے ز حرص نان کی	زاد ہر باتیں سب ہیں ترا امتحان کی
فانی ہو بیٹھ کر سے دوزخ جان کی	خطو جو ہے سو ایتھ دل پہ رنگ ہے
کئی قیمت ہیں اس کے پاس تقدیر کی	ولہ کئی دنیا دکھائی ہیں کیوں نہ بچاوی
رہیں سو سوچے جو وہ خود فروش بد پر لکے	براہ اوچہ درباریم ندینے نہ دنیا کی
دے داریم اندر سے سری داریم سودا کی	
مگر ان سو قوتوں مجھت سہل جانی پر	ہوس کرنا ہو تیرے عشق کی ہر ایک پر
وڑی شعلہ کش تو دین گری کہے ہو کہ	نیا زہر چشم داغت راجب بیٹائی ناز
بیت از سیدہ پاکان ندیم خوش دل جلے	
ستانی ہے کچھ ہر خط کج ادائی دوست	دیگر کہے ہر دہنی اب مجھ سے آشنائی دوست
ہر صوفی اور طرف جا کر دریا کی دوست	یہ تو بھی دلیں ہو میری صفائی دوست
دفا میری نہیں دیکھے ہر موفائی دوست	
مجھے تو تیرے میں گذری صبح سے تا شام	پھر اب جو شام ہوئی صبح تک کے آرام
غرض کہ مجھ کو ہوئی زندگانی تلخ تمام	کے ہوئے مرا حال وہ مجھے کیا کام
اٹکا ہر پھر رنگ رنگ موفائی دوست	

کافر نہیں ہوں جو کلام عشق
 ہے باز بتان نا زین
 دہن کی زبان نا زین
 دیوانی راوی
 آلودی خانیقین
 یہاں جہان یہ کورہ چٹان

دیوان میر درد

عذرا ہر کدہ میں صبا میں
 میں منتظر ہوں صبا میں
 عذرا ہر کدہ میں صبا میں
 میں منتظر ہوں صبا میں

بلا صرح کھنا زیبا ہے۔

دیوان زند سجاد گلدستہ عشق
کلام نواب سید محمد خان زند شاگرد خواجہ
حیدر علی آتش۔

دیوان گویا از طبیب و ادیب دار
فقیر محمد خان زند گویا شاگرد خواجہ وزیر۔

دیوان غافل کلام مخمور مہیا آتش بخ
مخد خان غافل۔

دیوان ذوق از تہذیب فکر مخمور علی خیال
سید ابراہیم علی ذوق۔

دیوان لطیف پاکیزہ دیوان غزلت
مع سران نامہ مجاہد سرور کائنات مصنفہ حافظ
لطیف بیجان بریلوی۔

الضیافت سرور می غزلیات تمام
روایتی از ہارنکے طبع بلند مفتی غلام سرور۔

دیوان نیاز از روشنی صافی طبع
نادر گہ پند شاہ میا زاد ہر بریلوی نیاز۔

دیوان شہید مصنفہ کرامت علی
خان شہیدی مخلص۔

دیوان غالب دہلوی کی مرتبہ
مختلف مقامات بین چھپا اور کما اور ہندو خواہش۔

عزیز اران اسی طرح ہے کیونکہ عالی پایہ مرزا
اسد اللہ خان دہلوی کا کلام ہے جیسا کہ شاعر
ہندوستانی نہیں ہے یہ مکتوبہ مطبوعہ لکھنؤ
سے نقل ہو کر طبع ہوا۔

دیوان مطلق مسندہ نظم عشق کلام استاد
کامل اکابر الدولہ خواجہ اسد مخلص مطلق۔

دیوان جبار مصنفہ امیرزا حسین بیگ جبار
دیوان واسطی دار کلام مولوی سید

فضل رسول خان تعلقات مستندہ۔

دیوان ہشیار مصنفہ کیول رام
دیوان صبا از میر وزیر علی صبا۔

دیوان ضامن از سید ضامن علی شاہ
دیوان نواب علاء الدولہ سید

محمد الدین خان بہادر مخلص فقیر۔

دیوان محسن شوق غزلیات
مطبع حضرت ذوق دہلوی مصنفہ شفی

ہر چند آسردہ مثنوی مخلص ہر چند ایک کلام میں کلام
ذوق دوسرے کلام میں کلام ہر چند۔

چمنستان جوش دیوان نواب محمد عثمان
جوش از مرزا نواب حافظ رحمت خان۔

جمع الاشعار غماز و فارسی استاد

چشم فیضی - اشعار و نثری اساتذ
 قراہم کردہ مولوی محمد ابراہیم بن شہاب الدین
 گلہ - **تہذیب الامت** - حسین ہیدہ پور
 غزالیات اساتذ کی ہیں
 گلہ - **تہذیب اخلاق** - کلام موزون
 منشی منور علی تخلص خندان
 گلہ - **تہذیب لغت** - اشعار اردو
 فارسی مولفہ مولی الدین امیر

کتاب کلیات و دواوین فارسی
 کلیات حسنین بیجو رزادور
 نگار ہے حسین چند رسال ہیں
 اسول آخ عمری حضرت مصنف
 ۲ - تواریخ سلاطین ۳ - قصائد تفسیر
 ۴ - اطہار علیہم السلام ۵ - دیوان مصنف
 ۶ - شہوایات صغیر دل و چین آئین
 ۷ - شہوایات خیر ایات و فرنگ
 نامہ ۸ - تذکرۃ العاشقین مصنف
 عہدیم التفسیر شیخ محمد علی حسنین
 کلیات خاقانی - حسین تصانیع عربی و
 فارسی و غزلیات و رباعیات کلہ و از خیر و بر

ایہ کلیات میں ہا سیت کے ساتھ کیا ہے
 جو اس مطبع میں جی ہر کر معر مل مسانی اشعار
 عربی کے دو جلد میں چھاپا ہے
 کلیات مرزا بیدل اس کلیات میں
 چار کتابیں ہیں ۱ - دیوان بیدل ۲ - مختصر
 بیدل ۳ - رفات بیدل ۴ - نکات بیدل
 بیچہ طبع شاعرانہ خیال مرزا
 محمد القادر بیدل تخلص

کلیات سعدی شیرازی
 حسین رسال مولی بن اویاہ کلیات
 مکریم محشی ۳ - گلستان ۴ - بوستان
 ۵ - قصائد عربیہ و فارسیہ و مرآی و زہدیات
 ۶ - طلیعات و بدائع و خواص و غزلیات
 ۷ - قدیم و قطعات و رباعیات و شہوایات و مثنویات
 از مولی طبع حضرت علی الدین شیرازی
 کلیات جامی - از ملا عبد الرحمن جامی
 دیوان طہیر فراریانی از ابو الفتح
 فارابی
 کلیات منتظم غالب - از میرزا
 احمد خان صاحب ناکب و دیوانی

